| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

تبصرے کی حاجت نہیں البتہ اس فتوے میں رضاخان نے دو باتیں ایسی فرمائیں جو کہ وضاحت طلب ھیں

(۱) یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاھتے ھیں تو ایسا ھی کرتے ھیں۔

(۲) اس کیلئے کسی شھادت کی حاجت نہیں۔

☆ سوال یہ ھے کہ مولوی احمد رضاخان کو یہ کیسے معلوم ھوا کہ جب طوائف کوئی کار خیر کرنا چاھتی ھے تو پھلے اپنے روپوں کو کسی اور روپوں سے تبدیل کرلیتی ھے اور پھر ان تبدیل شدہ روپوں کی شیرینی منگوا کر اس پ فاتحہ پڑھنے کیلئے کسی بریلوی مولوی (مثلا الیاس قادری،حاجی عمران عطاری،انس نورانی وغیرھم)کی خدمات حاصل کرلیتی ھیں؟۔

ظاھر ھے کہ ایسے وثوق سے وھی شخص کھہ سکتا ھے جسکا ذاتی تجربہ ھو اور جو ان کی جملہ حرکات و سکنات کو بھت قریب سے دیکھ چکا ھو اگر ایسا نہیں تو آخر ھمیں بھی تومعلوم ھو کہ وہ کونسے ذرائع تھے جن سے مولوی احمد رضاخان کومعلوم ھواکہ بریلی کی رنڈیاں جب کوئی کار خیر کرتی ھیں تو اس کیلئے یہ حیلہ کرتی ھیں۔

☆ احمد رضاخان کے اس فتوے سے معلوم ھواکہ دنیامیں کوئی چیز بھی ناجائز اور حرام نہیں ھے ،اگر کسی کے پاس کوئی حرام چیز ھے تو دوسرے آدمی سے تبدیل کرکے اس کو حلال کرسکتاھے۔

☆ چور کیلئے مسروقہ مال ،راشی کیلئے رشوت،سود خور کیلئے سودی مال،فراڈی کیلئے فراڈ سے حاصل کردہ مال وغیرہ وغیرہ تمام اموال محرمہ خطبی ملاں کے فتوے کی روسے معمولی ھیر پھیر کے بعد حلال ھوسکتے ھیں۔

☆ حقیقت حال تواللّٰہ ھی کومعلوم مگر ایسا معلوم ھوتاھے کہ رضاخان بریلوی کے ان لوگوں سے ملاقاتیں اور دعوتیں اڑانے پر کسی معتقد نے اعتراض کیاھوگاکہ کتنی شرم کی بات ھے کہ ایك جماعت کے امام اور نبی ھونے کے باوجود ایسے لوگوں کے پاس جاتے ھیں اور دعوتیں اڑاتے ھیں ،اس بات کا کسی نے مولوی رضاخان سے تذکرہ کردیا ھوگا کہ مرید تو آج کل یہ کھہ رھے ھیں جس پر موصوف خود ھی سائل اور خود ھی مجیب بن کر ارشاد فرماتے ھیں کہ یہ لوگ کارخیر میں یہ حیلہ کرتے ھیں اس لئے اب میرا وھاں جانا بھی کار خیر کیلئے ھے اور شیرنی کھانا بھی شرعا جائز ھوا تو پھر میری ان دعوتوں پر اعتراض کیوں۔۔؟۔

☆ اس فتوے میں مولوی احمد رضاخان نے اپنے لئے اس مال کو حلال کرنے کیلئے نہ صرف تمام تر قوت صرف کردی بلکہ شریعت کے قانون شھادت کا بھی مذاق اڑایا ھے اس لئے کہ جب شریعت نے تمام امور میں دو گواھوں کی شھادت کا قانون معتبر سمجھا ھے تو احمد رضاخان

کا اتنے بڑے مسئلہ میں صرف اپنے اکیلے کی شہادت کو رنڈیوں کے کار خیر میں وقیع سمجھنا کہ اس کیلئے کسی شہادت کی بھی حاجت نہیں قانون شہادت کا مذاق اڑانا نہیں تو کیا ھے ؟؟؟۔

اس فتوے کے غلط ھونے پر فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے فتاوی کیا ذکر کروں خود رضاخانیوں کے مفتی اعظم کا فتوی اس کے خلاف ھے ملاحظہ ھو:

بریلوی مفتی اعظم مولوی مظہر اللہ دھلوی کا فتوی

(سولا نمبر ۲۱٦) رنڈی کے مکسوبہ مال کو کوئی شخص اپنے مکان کے کرایہ میں لے سکتا ھے یا نہیں اور جو شخص لیتا ھو کسی کی دعوت کرے تو اس کی دعوت کھانی چاھئے یا نہیں۔بینو اتوجروا۔

(جواب) اگر اس شخص کو کرایہ اس مال سے ادا کرتی ھے جو اس نے ناجائز طریق سے حاصل کیا ھے تو مکاندار کو وہ مال کرایہ میں نہیں لینا چاھئے کہ وہ ناپاک مال ھے اس کا اپنے صرف میں لانا حلال نہیں لقولہ تعالی

ولا تبدلوا الخبیث بالطیب

ولقولہ علیہ السلام

لا یحل ثمن الکلب ولا حلوان الکاھن ولامھر البغی (رواہ ابو داواد)

پس جو شخص خالص اس مال کو دعوت میں صرف کرتا ھے جو اس نے رنڈیوں کی ناپاک کمائی سے حاصل کیاھے تو اس کی دعوت قبول نہ کرنا چاھئے۔

﴿فتاوی مظہریہ ،جلد اول،ص۲۹۱،ادارہ مسعودیہ کراچی﴾

میں یہاں رضاخانیوں سے پوچھنا چاھتا ھوں کہ یہ کیاھورھا ھے مولوی احمد رضاخان تو فرماتے ھیں کہ رنڈیوں کامال تبدیل کرنے سے حلال ھوجاتا ھے مگرمولوی مظہر اللہ دھلوی کھتے ھیں کہ یہ تبدیلی نص کے خلاف ھے اور اس پر قرآن کی آیت بطور دلیل کے دیتا ھے کہ خبیث مال کو پاك مال سے تبدیل نہ کرو اور حدیث بھی پیش کرتا ھے اور فرماتے ھیں کہ رنڈی کا مال ھر حال میں حرام ھے ۔۔تو کیا بریلویوں کے اعلحضرت رنڈیوں کو حلال مال کھلانا چاھتے ھیں اور دوسروں کو حرام۔۔؟؟اور کیا ایسا کرکے وہ خود گناہ سے بچ جائیں گے۔۔؟؟؟رنڈیوں کی تو اتنی خیر خواھی کہ وہ رات بھر حرام کاری کریں ،شریعت مطھرہ کی نافرمانی کریں،اور اعلحضرت بریلوی کیلئے میلاد کی محفل مقرر کریں اور تھوڑی سی شیرینی کھلادیں تو ان کو

حلال کرنے کا مشورہ دیں اور جو بے چارے کاروباری لوگ ھیں دن بھر کی خون پسینہ کی محنت شاقہ سے کچھ روپے کماتے ھیں مولوی احمد رضاخان ان کی حلال کمائی کے روپے کنجریوں کو دلواکر حلال کھلائیں اور اتنی محنت کرنے والوں کو حرام کھلائیں ۔۔۔؟؟؟؟؟فیاللعجب!!!

تو ادھر ادھر کی نہ کہہ تو یہ بتا کہ قافلہ لٹا کیوں
مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں مگر تیری رہبری کا سوال ھے

---

www.ahlehaq.com

www.haqforum.com

www.ahlehaq.com/wordpress

www.youtube.com/deobanddefender

مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ ؕ
احکامِ شریعت
مکمل تین ۳ حصے
اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
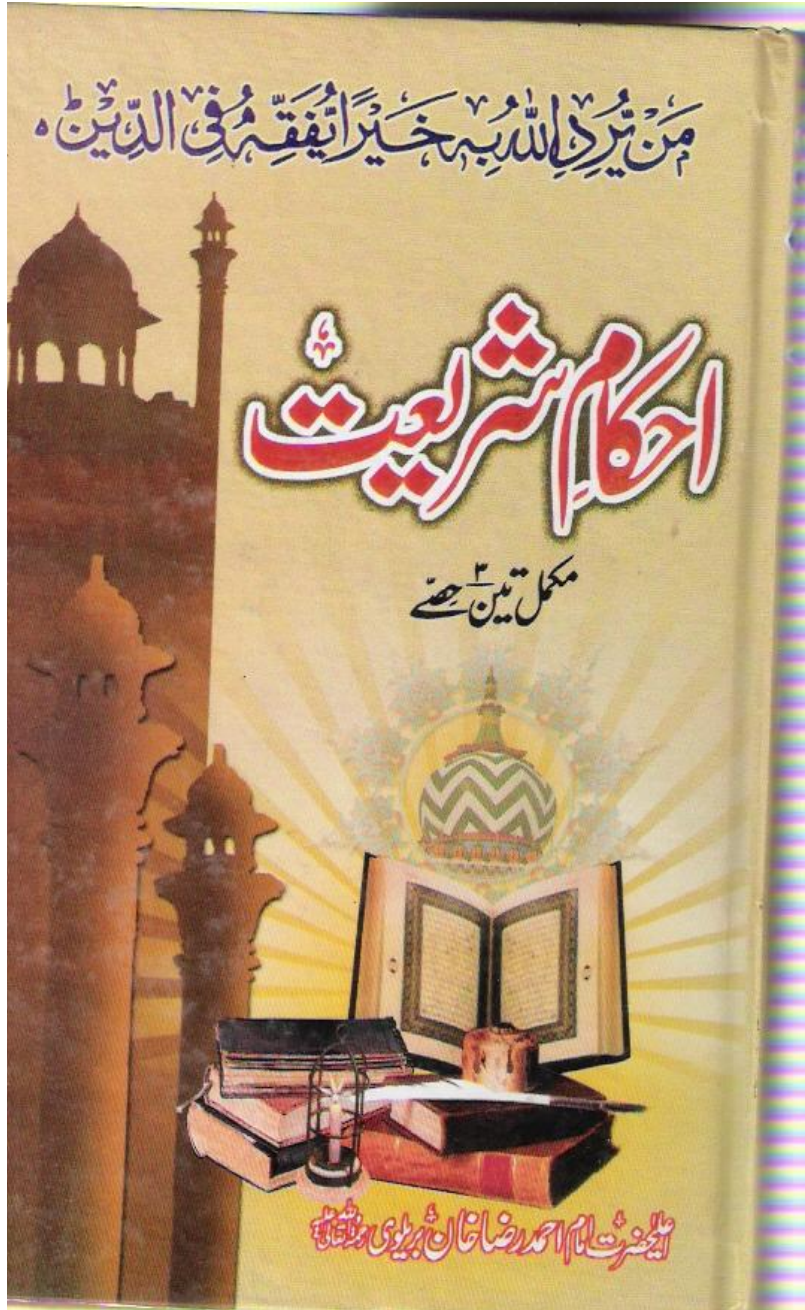
(الف) حضور سرور عالم ﷺ نے شب معراج براق پر سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ سے وعدہ لے لیا کہ روز قیامت جب کہ سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے ہر ایک مسلمان کی قبر پر اسی طرح ایک ایک براق بھیجوں گا جیسا کہ آج آپ کے واسطے بھیجا گیا ہے یہ مضمون صحیح ہے یا نہیں کیونکہ کتاب معارج النبوۃ سے لوگ اس کو بیان کرتے ہیں۔

(ب) کتاب معارج النبوۃ کیسی کتاب ہے اور اس کے مصنف عالم اہل سنت معتبر محقق تھے یا نہیں۔

(ج) طوائف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اس کی اسی حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(د) مجلس میلاد شریف میں بعد بیان میلاد شریف کے ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور واقعات کربلا پڑھنا جائز ہیں یا نہیں؟

(ہ) خاتون جنت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسبت یہ بیان کرنا کہ روز محشر وہ برہنہ سر و پا ظاہر ہوں گی اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون آلودہ اور زہر آلودہ کپڑے کاندھے پر ڈالے ہوئے اور نبی ﷺ کا دندان مبارک جو جنگ احد میں شہید کیا گیا ہاتھ میں لئے ہوئے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گی اور عرش کا پایا پکڑ کر ہلائیں گی اور خون کے معاوضہ میں امت عاصی کو بخشوائیں گی صحیح ہے یا نہیں؟

(و) مجلس میلاد شریف پڑھنے کے لئے پیشتر ٹھہرا لینا کہ ایک روپیہ دو تو ہم پڑھیں گے اور اس سے کم پر نہیں پڑھیں گے اور وہ بھی اس سے پیشگی بطور بیعانہ یا سائی جمع کرا لینا جائز ہے یا نہیں؟

(ز) حضور اقدس ﷺ کا شب معراج عرش الٰہی پر نعلین مبارک سمیت تشریف لے جانا صحیح ہے یا نہیں؟ (اس کے حضور حاضر ہونا کہنا چاہئے نہ کہ تشریف لے جانا مولف یعنی معہ نعلین عرش پر جانا ۱۲ مولف)

(ح) رافضیوں کے یہاں محرم میں ذکر شہادت و مصائب شہدائے کربلا و سوز خوانی مرثیہ مصنفہ انیس و دبیر پڑھنا جائز ہیں یا نہیں؟

فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
(تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں) نحل : ۴۳
فتاویٰ مظہریہ
جلد اوّل و دوم و سوئم
شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ
مُرتّبہ
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے ، پی۔ایچ۔ڈی
ادارہ مسعودیہ
۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی
اِسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء
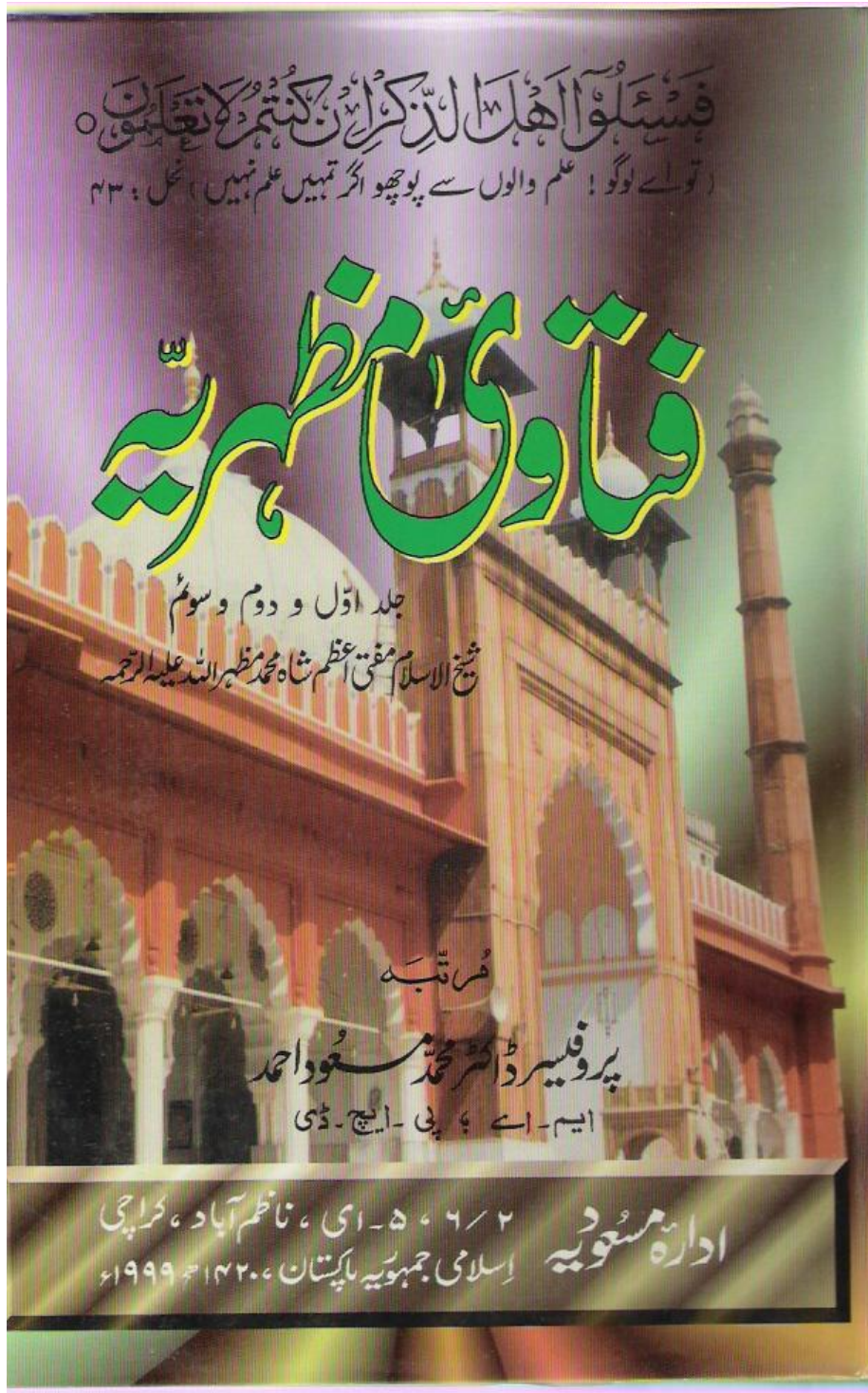
سوال نمبر ۲۱۵) اسپرٹ کے لئے شریعت میں کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

اس کا پینا تو حرام ہے لیکن دوسرے کاموں میں استعمال کرنا اگرچہ مختلف فیہ ہے لیکن عموم بلویٰ کی وجہ سے اس کی خرید و فروخت میں اور دوسرے کاموں میں استعمال کی گنجائش ہے لیکن مقامات مقدسہ میں اس کا استعمال خالی از کراہت نہ ہوگا، چناں چہ درمختار میں ہے:-

وصح بیع غیر الخمر و قال الشامی لان الخلاف فیھا لا فی المباحۃ ایضاً وعند محمد فیما یظھر مما یاتی من قولہ بحرمۃ کل الاشربۃ ونجاستھا۔ فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری، دہلی

مال حرام

سوال نمبر ۲۱۶) رنڈی کے کمائے مال کو کوئی شخص اپنے مکان کے کرایہ میں لے سکتا ہے یا نہیں اور جو شخص لیتا ہے وہ کسی کی دعوت کرے تو اس کی دعوت کھانی چاہیئے یا نہیں؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

اگر کسبی اس شخص کو کرایہ اس مال سے ادا کرتی ہے جو اس نے ناجائز طریق سے حاصل کیا ہے تو مکاندار کو کرایہ میں نہ لینا چاہیئے کہ وہ ناپاک مال ہے اس کا اپنے صرف میں لانا حلال نہیں۔ لقولہ تعالیٰ:-

ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب

ولقولہ علیہ السلام:-

لا یحل ثمن الکلب ولا حلوان الکاھن ولا مھر البغی۔ (رواہ ابوداود)

اگر یہ شخص خالص اس مال کو دعوت میں صرف کرتا ہے جو اس نے رنڈیوں کی ناپاک کمائی سے حاصل کیا ہے تو اس کی دعوت قبول نہ کرنی چاہیئے۔ ہاں اگر رنڈیوں نے اس کو ناجائز کمائی سے کرایہ نہیں دیا یا یہ شخص ان کے کرایہ کے علاوہ دوسرے پاک مال کو دعوت میں صرف کر رہا ہے یا رنڈیوں کا دیا ہوا مال بھی مخلوط ہے مگر پاک مال اس سے زائد ہے تو ان صورتوں میں اس شخص کی دعوت قبول کرنے میں حرج نہیں، اشباہ والنظائر میں ہے:-

اذا کان غالب مال المھدی حلالا فلا باس بقبولیتہ واکل